Regd No L 7254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱؎

۱۹ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۱۳ تبوک ۱۳۲۸ ہش | ۱۳ ستمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۱۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۲ ستمبر: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پیچش کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ملک و قوم کی ذمہ داریاں اٹھانے کیلئے آج ہی سے تیار ہو جائیے

وزیر اعظم پاکستان کی طلبہ کو تلقین

کراچی ۱۲ ستمبر: آج پاکستانی طلبہ کے ایک عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے کہا حکومت کی آئندہ باگ ڈور اور قومی زندگی کے تمام منصوبوں کی ذمہ داریاں اب آپ کے کندھوں پر آنے والی ہیں۔ لہٰذا ان ذمہ داریوں کو اٹھا کر مملکت کے عظیم الشان کاموں کو بطریق احسن انجام دینے کے لئے آج ہی سے تیاری شروع کر دیجئے۔ آپ کی اس جدوجہد پر آئندہ ملک کے استحکام اور قوم کی خوشحالی کا دارومدار ہے۔ لہٰذا اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے صحیح اور جائز طریقے اختیار کیجئے۔ آپ نے تقریر کے آخر میں طلبہ کو یقین دلایا کہ حکومت ان کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے گی۔

کراچی ۱۲ ستمبر: پاکستان مجلس آئین ساز مرکز اور صوبوں کے اختیارات کے متعلق جو کمیٹی بنائی تھی۔ اس کا اجلاس کل کراچی میں ہوگا۔ جس کی صدارت ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر فرمائیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ کمیٹی کا اجلاس ۸ دن تک جاری رہے گا۔

یونان میں کمیونسٹوں کو شکست

ایتھنز ۱۲ ستمبر: چونکہ حکومت یونان کو کمیونسٹوں کی شکست کا یقین ہو چکا ہے۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ جنگو مارشل لاء اور دیگر ہنگامی اقدامات کو جلد ختم کر دے گی جس کی بابت کو یونانی کابینہ نے فوجی صورت حال پر تفصیل سے غور کیا۔ وزیر اعظم نے اس بات کا انکشاف کیا کہ ان فتوحات میں ۵ ہزار باغی یا گرفتار کر دیئے گئے ہیں۔ اور حکومت کو یقین ہے کہ باقی ماندہ چھاپہ ماروں کا بھی صفایا کر دیا جائے گا۔

کانٹن پر آخری حملے کی تیاریاں

ہانگ کانگ ۱۲ ستمبر: (بی بی سی) ایک اطلاع کے مطابق چین کے دار الحکومت کانٹن پر حملہ کرنے کے لئے کمیونسٹ فوجیں جنوب مشرقی ہونان میں جمع ہو رہی ہیں۔ دوسری طرف چینی حکومت کا جرنیل پائی چنگ ہسی ہنیان سے اچانک ملنے والی ریلوے لائن کے ٹکڑے پر مورچے بنا رہا ہے تاکہ کمیونسٹ پیش قدمی کو روکا جا سکے۔ کمیونسٹ فوج کا رخ اس وقت ہنیان نے ہم ہنگشی کی طرف ہے کیونکہ وہاں پہنچنے کے بعد کانٹن پر قبضہ ایک نہایت ہی سہل کام ہو کر رہ جائے گا کیونکہ کمیونسٹ جرنیل اس کوشش میں ہیں کہ سرکاری فوجوں کو ایسے اڈوں سے منقطع کر دیں جہاں سے وہ فارموسا اور جزیرہ ہینان کی طرف بھاگنے میں کامیاب ہو سکیں۔

مشرقی پاکستان میں بھی متروکہ جائدادوں کا آرڈیننس نافذ کر دیا جائے

(محمد اکرم)

ڈھاکہ ۱۲ ستمبر: آج ڈھاکہ سے کراچی کو روانگی کے وقت پریس کے ایک نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے مشرقی پاکستان کی مسلم لیگ کے صدر مولانا محمد اکرم خان نے کہا ہندوستان میں جس بے دردی سے مسلمانوں کی جائدادوں کو قبضے میں لیا جا رہا ہے۔ اس کے ردعمل کا تقاضا ہے کہ مشرقی پاکستان میں بھی متروکہ جائدادوں کا آرڈیننس نافذ کر دیا جائے۔ مولانا محمد اکرم خان نے کہ ہندوستان اپنے اس عمل سے پاکستان کے لئے از سر نو مسئلہ مہاجرین پیدا کر دینا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا ہندوستان میں ان سرکاری ملازموں کی جائدادوں پر قبضہ کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ جو دونوں حکومتوں سے متفقہ فیصلے کے مطابق پاکستان آئے تھے۔ اور اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو متعدد ہندوستانی مسلمانوں کو پناہ ڈھونڈنے کے لئے پاکستان آنا پڑے گا۔

آپ نے کہا مشرقی پاکستان میں ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو بستے ہیں۔ جن میں سے متعدد ہندوستان میں رہتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ہندوستان میں اس آرڈیننس کو نافذ کرنے میں کوئی تمیز نہیں کی جاتی تو پاکستان کے اس خطے یعنی (مشرقی پاکستان) میں بھی کیوں نہ نافذ کر دیا جائے۔

انڈونیشیا اور ہالینڈ کے اختلافات

لندن ۱۲ ستمبر: ہیگ میں ہونے والی انڈونیشی کانفرنس کے متعلق ہائجسٹر گارڈین کے نامہ نگار نے اس کی کامیابی کے سابقہ مشترکہ سیاسی کمیٹی میں انڈونیشی اور ولندیزیوں کے درمیان ہونے والے اصلاحات کا بھی ذکر کیا ہے اول۔ انڈونیشی جمعیت اقوام متحدہ کی سی بین الاقوامی معاہدہ کی سی ہو جس کو وہ ولندیزیوں کی کونسل قائم کرنے کی تجویز سے متفق نہیں ہیں دوم۔ کونسل کا وجود متحدہ ریاستوں کے لئے کفن ذاتی دوا بطے قیام کیلئے ہو۔ اور وہ یونین کے سامنے جوابدہ ہونے کی بجائے اپنے لوگوں کے سامنے جواب دہ ہوں۔ سوم۔ یونین کی قانونی عدالتوں سے اختلاف رکھتے ہوئے انڈونیشی کمیٹی کا نظریہ ہے کہ انصاف الگ الگ کیا جائے۔

صدر کشمیر کمیشن دہلی میں

نئی دہلی ۱۲ ستمبر: آج اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کے صدر مسٹر رابرٹ میکاٹی سرینگر سے نئی دہلی پہنچے آپ کے ہمراہ کمیشن کے نائب صدر اور کمیشن کے مشیر آئینی بھی تھے۔ آپ نئی دہلی میں قیام کے دوران میں ہندوستان کے محکمہ خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر گرجا شنکر باجپائی سے ملکر کمیشن میں ان تجاویز کے متعلق ہندوستان کے جواب کی وضاحت طلب کریں گے۔ جو کمیشن نے حال ہی میں ثالثی کے متعلق دونوں حکومتوں کو پیش کی تھیں۔

حالات کو طبعی رجحانات کے مطابق رونما ہونے کا موقع دیجئے

کسی مصنوعی طریق سے اتحاد نہیں ہو سکتا

لندن ۱۲ ستمبر: پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسلامستان یا اسلامی ممالک کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ حالات کو طبعی رجحانات کے مطابق رونما ہونے کا موقع دینا چاہیئے۔ اسلامی ممالک مشترکہ مفاد خود بخود ہم آہنگی پیدا کرنے میں ممد ہوں گے۔ اس سلسلے میں اگر مصنوعی ترکیب سے اس اتحاد کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکیگا۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں مسٹر بیکسٹر ہی اپنا کام کرتا رہوں گا۔ اور وزیر اعظم پاکستان کے ہمراہ ماسکو نہیں جاؤں گا۔ آپ نے ایک جواب میں یہ بھی کہا کہ افغان پاکستان کے جذبہ تحمل کی قدر کرنے سے عاری رہے ہیں۔ اور پاکستان کے خلاف افغانستان کا پروپیگنڈا جاری ہے۔

آپ نے بتایا کہ افریقہ کے ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کے متعلق تینوں حکومتوں میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔ امید ہے بہت جلد مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جنرل اسمبلی میں جب اطالوی نو آبادیوں پر بحث ہوگی۔ تو ہم لیبیا کی خود اختیاری اریٹیریا میں اسے شامل اور سمالی لینڈ کے لئے ٹرسٹی شپ کی حمایت کریں گے۔ شام کی نئی حکومت کے متعلق کسی تبصرے سے انکار کرنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ فلسطین کے متعلق حکومت پاکستان عرب لیڈروں کی پیروی کا انتظار کر رہی ہے۔ کراؤن پر گولیاں برسائیں اور چار سو افراد اپنے مویشی اور املاک چھوڑ کر بھاگ گئے ایک عورت ہلاک بھی ہوئی

سود و کالوں پر قفل لگا دیا گیا!

آگرہ ۱۲ ستمبر: ایک خبر رساں ایجنسی کے تازہ ترین اطلاع کے مطابق آگرے کے نائب محافظ جائداد نے مسلمانوں کی سود و کالوں کو قفل لگا دیا گیا ہے۔ واضح رہے اس سے پہلے آگرے میں مسلمانوں کی بیس لاکھ کی جائدادوں پر مہر لگائی جا چکی ہے

عربوں کا دوبارہ انخلاء

عمان ۱۲ ستمبر: اقوام متحدہ کے ایک فرانسیسی ممبر کی اطلاع کے مطابق اردن اور یہودیوں کے درمیان معاہدہ کے بعد جنوب فلسطین کے گاؤں وادی فوکین کو واپس کر گئے تھے۔ ان کے پھلوں کے درخت بالکل تباہ کئے جا چکے تھے۔ اور انہیں صرف دس مکان صحیح و سالم ملے۔ لیکن تازہ اطلاع کے مطابق اسی روز یہودیوں نے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس دہلی دروازہ لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب مبلغ اسلام امریکہ کا مکتوب
حملہ کی تفصیل

مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب واقف زندگی مبلغ اسلام امریکہ پر حملہ کے سلسلے میں ایک مختصر اطلاع (جو بذریعہ تار موصول ہوئی تھی) پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اب مکرم چوہدری صاحب موصوف نے اس کی تفصیل بذریعہ خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال فرمائی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (ادارہ)

نہایت ہی پیارے آقا خدا کا فضل اور رحم حضور کے ساتھ ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
گذشتہ اتوار یعنی ۲۸ اگست کی رات کو ایک حادثہ پیش آیا تھا۔ میں ایک عیسائیوں کے مجمع کو تبلیغ کر کے واپس آ رہا تھا تو بعض کم عقلوں نے مجھ پر اچانک حملہ کر دیا۔ وہ میرے چہرہ اور جسم پر چند زخم دے کر بھاگ گئے۔ ان کے پاس پستول و چاقو وغیرہ تھے جو خدا کے فرشتوں نے انہیں استعمال کرنے سے روکا۔ مولا کریم ان عقل کے اندھوں کو ہدایت دے۔ آمین

چہرہ کے زخموں کے ایکسرے لئے گئے۔ دائیں جبڑے کی ہڈی پر معمولی سا زخم ہے۔ بائیں آنکھ کے نیچے زخم ہے جہاں ابھی قدرے درد ہے۔ زخموں کی درد و سوج ختم ہو رہی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر انشاء اللہ مکمل آرام آ جائے گا۔ اس حادثہ پیش آنے سے تین چار دن پہلے رویا دیکھا تھا جس میں واضح طور پر بتایا گیا تھا کہ مخالفین چاقو سے حملہ کریں گے مگر مولا کریم محفوظ رکھیگا۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی سچائی کی تلوار سے اسلام کو امریکہ میں پھیلائے گا۔ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے رویا کا دوسرا حصہ جلد پورا ہو۔ اور اس نہایت ہی تاریک دور میں اسلام کا نور جلد پھیل جائے۔ وہ محض اپنے فضل سے مجھ نالائق سے خدمت لے لے اور انجام بخیر ہو۔ آمین۔
آئندہ سوموار یعنی ۵ ستمبر ۱۹۴۹ء کو "Did Jesus die on the Cross?" کے موضوع پر مناظرہ ہے۔ ہمارا پیارا خدا حق کو غالب فرمائے۔ خدا حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔
حضور کا ادنےٰ ترین خادم خاکسار شکر الٰہی۔

فضل محمد صاحب درویش کے عزیزوں کا پتہ مطلوب ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

حاجی فضل محمد صاحب درویش کپورتھلوی لکھتے ہیں کہ گذشتہ فسادات کے ایام سے ان کے مندرجہ ذیل احمدی رشتہ دار لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو ان کا پتہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(۱) قاضی منظور محمد صاحب ولد زین العابدین صاحب مبلغ۔
(۲) جمال الدین صاحب قوم ارائیں ساکن بھیلہ ریاست کپورتھلہ۔
(۳) عبد الرحمٰن صاحب ساکن کوکل پور ریاست کپورتھلہ۔
(۴) عبد الحمید میراں۔ ریاست کپورتھلہ۔
(۵) محمد یوسف صاحب برج کنگ ضلع جالندھر۔
(۶)۔ صدر الدین صاحب ساکن کوٹ ریاست کپورتھلہ

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۲/۹/۴۹

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلے کے متعلق حضور کا ارشاد

"چاہئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح"

وفات

میاں غلام محمد صاحب ثاقب کی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مرزا احمد سعید صاحب) ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ ۸ ستمبر بروز جمعرات پونے آٹھ بجے شب وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چار چھوٹے چھوٹے بچے یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے بچوں کا آپ نگران ہو۔

خورشید احمد

سالانہ اجتماع ——— انتخاب صدر
۳۰-۳۱- اکتوبر و یکم ۱۹۴۹ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آئندہ سال کی صدارت کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ہوگا۔ اس اجلاس میں منتخب شدہ صدر یکم فروری ۱۹۵۰ء کو اپنے عہدہ کا چارج لے گا۔ انتخاب کیلئے مندرجہ ذیل طریق کو مدنظر رکھا جائے:۔

(۱) تمام مجالس اپنے ہاں اجلاس عامہ منعقد کر کے صدر مجلس کے عہدہ کے لئے موزوں نام تجویز کریں۔ اور آراء شماری کے بعد جس کے حق میں آراء کی اکثریت ہو۔ اس کا نام مرکز میں یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء تک بھجوا دیں۔
(۲) یکم اکتوبر کے بعد موصول ہونے والے کسی نام کو انتخاب میں شامل نہیں کیا جائے گا۔
(۳) یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء تک جس قدر مختلف نام صدارت کے لئے موصول ہوں گے۔ ان سے تمام مجالس کو اطلاع کر دی جائے گی۔
(۴) ان مشتہرہ ناموں کو مجالس اپنے ہاں اجلاس عامہ میں پیش کریں اور جس کے حق میں کثرت رائے ہو۔ اس سے اپنے نمائندگان کو اطلاع کر دیں۔
(۵) انتخاب صدر کے موقعہ پر مجالس کے نمائندے اس کے حق میں رائے دیں گے جس کے حق میں مجلس مقامی کی اکثریت کا فیصلہ ہو۔
(۶) نمائندگان انتخاب کے موقعہ پر اپنی رائے بدل نہیں سکتے۔ سوائے اس کے ان کو مجلس کی طرف سے یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ موقعہ کے مناسب حال اگر چاہیں تو اپنی رائے تبدیل کر لیں۔
(۷) انتخاب میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ نمائندہ انتخاب سے قبل اپنی مجلس کے اراکین کی تعداد دفتر میں نوٹ کرا دے۔
(۸) اجلاس انتخاب صدر میں صرف نمائندگان شریک ہوں گے۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے قواعد انتخاب صدر درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے مطابق مجالس عمل کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔ صدر کے لئے ناموں کے آنے کی آخری تاریخ یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنیکا آخری وقت قریب آگیا!
کیا آپ وعدہ پورا کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تمہیں کوشش کرنی چاہئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آ سکے تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے۔ اگر تم درمیان میں بھی ثواب میں شامل نہیں ہو سکے تو اس کے بعد جس قدر جلد ہو سکے نیکی میں حصہ لے لو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

مجاہدین تحریک جدید! وعدوں کی ادائیگی کا آخری وقت قریب آ رہا ہے۔ آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

لٹریچر کی تیاری کے سلسلے میں ضروری اعلان

بعض ذی علم دوست مسائل اختلافی کے بارہ میں تحقیق فرماتے رہتے ہیں اور بعض اوقات ان کے ذہن میں نہایت عمدہ نکات آتے ہیں۔ ایسے سب دوستوں کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ درخواست ہے کہ وہ ایسے نکات اور حوالہ جات نظارت دعوۃ و تبلیغ میں لکھ کر بھجوا دیا کریں۔ تاکہ لٹریچر کی تیاری کے سلسلے میں ان کو مدنظر رکھے جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۳ ستمبر ۱۹۴۹ء

ایک اہم بات

گیارہ ستمبر کو قائد اعظم کے یوم وفات پر جو تقریر ہز ایکسی لنسی گورنر مغربی پنجاب جناب عبد الرب صاحب نشتر نے یونیورسٹی گراؤنڈ میں فرمائی۔ اس میں آپ نے اشارۃً ان افسوسناک حالات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ جو اس وقت پاکستان خاصکر مغربی پنجاب میں رونما ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے چند مزید نصائح بھی کی ہیں۔ قائد اعظم کے یوم وفات پر ان حالات کا ذکر کرنا خود اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ مغربی پنجاب کے یہ حالات واقعی فوری توجہ کے محتاج ہیں۔ پھر جس انداز سے ان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ بذات خود نہایت تشویش پیدا کرنے اور چونکا دینے والا ہے۔ اور یہ حالات ایسے ہیں۔ کہ ان پر ہر پاکستانی کے بہی خواہ کو نہ صرف غور و خوض ہی کرنا چاہیئے۔ بلکہ لازم ہے کہ ان حالات کو سدھارنے کے لئے جلد از جلد کوئی قدم اٹھایا جائے۔

ان حالات کے بیان کے وقت آپ کا لہجہ نہایت درد انگیز تھا۔ جس سے پتہ چلتا تھا کہ پاکستان ابھی ایسے دور میں سے گزر رہا ہے جس میں ملکوں اور قوموں کو اپنی ہستی کے قیام کے لئے غیر معمولی جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح ایک مریض کے حالات کے متعلق ڈاکٹر اندازہ لگایا کرتے ہیں۔ کہ خطرہ کے حد سے باہر ہوا ہے یا نہیں۔ اسی طرح ایک صاحب نظر ملکی اور قومی درد رکھنے والا بھی حکم لگاتا ہے۔ اور جس طرح ڈاکٹر کے فیصلہ کو نظر انداز کرنا مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ایسے شخص کے انتباہ کو فراموش کر دینا بھی خطرناک ہے۔ اگرچہ ملک کے حالات مدت سے بگڑے ہوئے ہیں۔ اور ان حالات کے متعلق نہ صرف اخبارات میں بلکہ تقریروں میں بھی بڑی بڑی بحثیں کی گئی ہیں۔ اور ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ ہماری لیڈر شپ اپنا اعتماد قائم نہیں رکھ سکی۔ لیکن جب ایک ذمہ دار شخصیت ان کے متعلق تشویش کا اظہار کرے تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ معاملہ واقعی فوری اقتضاء توجہ کے قابل ہے۔ اور اگر اس طرف کما حقہ توجہ نہ کی گئی تو ایسے نتائج نکل سکتے ہیں جن کا قیاس کرنا بھی کپکپا دیتا ہے۔

سردار عبد الرب نشتر نے اپنی تقریر میں اشارہ کیا ہے۔ کہ اگر ہمارے لوگوں نے جلد ہی اپنی روش نہ تبدیل کر لی۔ اور اس خطرہ کا جو اس وقت تک ہمارے ملک کو لگا ہوا ہے۔ کوئی چارہ نہ کیا گیا تو سمجھ لینا چاہیئے کہ نہ صرف ہم اور ہمارا ملک ہی تباہ ہو گا۔ بلکہ ہماری تباہی تمام عالم اسلام کے لئے بھی نہایت خطرناک ثابت ہو گی۔ غم صرف اتنا نہیں ہے کہ ہم تباہ ہو جائیں گے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ خود اسلام پر بھی بڑی بھاری ضرب آ لگے گی۔ آپ نے اس خطرۂ عظیم کی وضاحت کرتے ہوئے جس سے محفوظ رہنے کے لئے پاکستان بنانے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ سامعین کو موجودہ خطرہ کی اہمیت سمجھانے کی قابل قدر کوشش کی ہے۔

اگرچہ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ اسلام کا خود محافظ ہے۔ اور کسی قوم کے مٹ جانے سے اسلام دنیا سے نہیں مٹ سکتا۔ لیکن جس خطرہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کا خیال تمام اسلامی قوموں کی ہستی و وجود سے متعلق ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تصور نہایت بھیانک ہے اور کوئی خوشگوار نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی تمام اقوام عالم اسلام سے کوئی محبت نہیں رکھتیں۔ اور چند پچھلی صدیوں سے ادبار و زوال کی بڑھتی ہوئی موج نے اسکو اپنی آغوش میں لے لیا ہے۔

تمام دنیائے اسلام کے اس تنزل کے تسلسل میں پاکستان کا قیام ہی صرف ایک خوشگوار اور امید افزا واقعہ ہے۔ صدیوں کے افسردہ اور پژمردہ دلوں میں پاکستان کا قیام ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو تازگی اور تجدید حیات کی ایک متحرک رگ کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جن کے دلوں میں مسلمان اقوام کی تباہی و بربادی نے ایک ہول پیدا کر دیا ہوا ہے۔ اور اب پاکستان کے قیام سے اس کا خوفناک اثر کسی قدر زائل ہونے لگا ہے۔ واقعی ان کا چونک اٹھنا غیر متوقع اور غیر عقلی نہیں ہے۔ گورنر نے یہ بھی بتایا۔ کہ اس وقت تمام اسلامی قوموں اور ملکوں کی نظر پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اور وہ اسکو اپنی پشت و پناہ سمجھتے ہیں۔ پاکستان بلحاظ قوت و وسعت کے ہی اسلامی ممالک میں امتیازی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ تعلیم پیداوار۔ فنون و دستکاری کے لحاظ سے بھی دوسرے اسلامی ممالک سے بہت آگے ہے۔ اس لئے خدا نخواستہ اگر پاکستان کو ضرر پہنچے گا۔ تو یقیناً دنیائے اسلام کو ایک ناقابل تلافی دھچکا لگے گا

آپ کی ساری تقریر کا خلاصہ اس نصیحت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ جو آپ نے مغربی پنجاب کی لیڈر شپ کو اشارۃً دی ہے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر اس تقریر کا یہ نتیجہ نہ نکلا کہ ہمارے بڑے بڑے لوگ ذاتی مفاد کو نظر انداز کر کے قوم و ملک اور صرف قوم و ملک کے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے تو سمجھنا چاہیئے کہ ہمارا مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔ اور اب اس کی شفا ہونا ممکن نہیں۔

ہم نے "اشارۃً" کہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ نے واضح الفاظ میں ان لوگوں کو جو صرف ذاتی مفاد اور ذاتی شہرت کے لئے ملک میں ابتری کا باعث ہو رہے ہیں فہمائش کر دی ہے۔ اور صاف صاف بتا دیا ہے کہ اگر خدا نخواستہ ملک و قوم کو کوئی ضرر پہنچا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہو گی۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے باہم دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ اور ملک کی فضا خراب کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"آپ چھوٹی چھوٹی باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ کون صدر ہو گا۔ کون منشیر ہو گا۔ کس پر مقدمہ چلے گا۔ ان ذرا ذرا سی باتوں میں کیا دھرا ہے۔ یہ بڑے رنج کی بات ہے کہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف جاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی باتوں کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ دشمن تمہارے ملک اور قوم کو تباہ کر دینے کے منصوبے باندھ رہا ہے۔ اور تم صدارتوں اور وزارتوں اور سیکرٹری شپوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔ لیکن تم یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اگر پاکستان نہ رہا تو یہ چیزیں بھی کہاں رہیں گی۔ یہ تو ایک جمہوری دور ہے۔ اگر آج آپ کو صدر یا وزیر یا سیکرٹری نہیں لیا جاتا تو کیا ہے۔ آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں شائد آپ کو یہ عہدے مل جائیں اور اگر آپ کو نہ ملے۔ تو آپ کے بیٹوں کو مل جائیں گے۔ لیکن یہ چیزیں تو ادنیٰ ہیں اصل بات تو ملک و قوم کا قیام ہے"

گورنر مغربی پنجاب نے یہ تقریر قائد اعظم کے یوم وفات پر جلسہ عام میں کی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے یہی چیز کہ ایسے موقعہ پر اس نصیحت کی ضرورت پڑی۔ بذات خود حالات کی خطرناکی پر محکم دلیل ہے۔ پھر یہ اس ہستی کی وفات کا دن ہے۔ کہ جو پاکستان کے وجود کا ذمہ دار ہے۔ جس نے اس کے قیام کے لئے تمام دنیا کے خلاف جو تنہا لڑائی لڑی۔ اگر اب بھی ان [illegible] ہونے والوں پر اثر نہ ہوا۔ اور اگر اب بھی انہوں نے اپنی تو تو میں میں نہ چھوڑی۔ اور اس شغل میں لگے رہے۔ جس میں وہ پچھلے چند ماہ سے لگے ہوئے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ ہم خود اپنے دشمن ہیں۔ اور ہم خود نہیں چاہتے کہ ہماری ہستی دنیا میں قائم رہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام کو دنیا سے کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ لیکن اسلام کے لئے بڑی سے بڑی قومیں بھی قربان کی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی یہی سنت قدیم سے چلی آئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف الفاظ میں فرما دیا ہے کہ جو قوم خود اپنی حالت نہ بدلے خدا تعالےٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔ خدا تعالےٰ ایسی قوموں کے مٹنے کی نہ صرف پرواہ ہی نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ان سے مونہہ پھیر لیتا ہے۔ اور اپنے کام کے لئے کسی دوسری قوم کو چن لیتا ہے۔ اگر ہم کو دنیا میں پانچواں اور سب سے بڑا اسلامی ملک ہونے پر ناز ہے۔ تو ہمیں اپنے اس دعوے کو اپنے اعمال سے ثابت کرنا چاہیئے۔ ورنہ کثرت آبادی یا وسعت ملک تو کچھ بھی نہیں ÷

محمد حسین صاحب محلہ دار البرکات متوجہ ہوں۔

مجھے ایک پوسٹ کارڈ قادیان سے ہوتا ہوا موصول ہوا ہے۔ جو سکویڈرن لیڈر آر۔ پی۔ اے ایف رسی۔ اے۔ او۔ کوہاٹ کی طرف سے کسی صاحب محمد حسین محلہ دار البرکات قادیان تحصیل بٹالہ کے نام ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ صاحب اپنے موجودہ پتہ سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں ان کے بقایا جات بھجوا دیئے جائیں اور حساب صاف ہو جائے۔ سو محمد حسین صاحب کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ ان کے نام کا خط میرے دفتر میں محفوظ ہے۔ اور وہ کسی وقت لاہور آ کر لے سکتے ہیں ÷

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۲/۹/۴۹

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا ÷

پردہ

(۱)

(از مکرم چودھری محمود احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی)

اسلام نے ہر حکم کی تعمیل کے لئے ایک ماحول کا پیدا کرنا لازمی قرار دیا ہے۔ ورنہ تعمیل حکم کی روح میسر نہیں آسکتی۔ ایک بچے کو بے شک یہ درس دیتے جاؤ۔ کہ جھوٹ نہیں بولنا۔ سچ سے انسان کی عزت بڑھتی ہے۔ اور اس کے لئے باپ کی خواہش کتنی زیادہ ہو۔ مگر بچہ سچ کا پابند اور جھوٹ کا تارک نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسکو ایسے ماحول میں نہ رکھا جائے۔ جہاں عملاً جھوٹ کو برا سمجھا جاتا ہو۔ اور سچ کو اختیار کیا جاتا ہو۔ نہ کسی بات کی اچھائی اور نہ ہی اس اچھائی کے حصول کی خواہش انسان کو اس بات پر کاربند کر سکتی ہے۔ جب تک کہ ماحول اور اس کے لوازمات کو اس اچھی بات کے مطابق نہ بنایا جائے۔

پردہ انسانی سوسائٹی میں اہم ترین اصل ہے۔ اس سے دنیا کے اکثر فسادات مٹ جاتے ہیں۔ اور کافی تعداد لڑائی جھگڑے کی دور ہو سکتی ہے۔ اور اخلاقی گراوٹ کو روکا جا سکتا ہے۔ اس سے عورت اپنی پوزیشن اور وقار کو قائم رکھ سکتی ہے۔ پردہ عورت کے نہایت مقدس زیور یعنی حیاء کو قائم رکھنے کا موجب ہے۔ پردہ عورت کے اپنے فرائض کی ادائیگی میں اس رنگ میں ممد ہے کہ یہ ایسا ماحول پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں دلچسپی لے سکے۔ دنیا کے عام فرائض کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے ماحول کے متعلق قوانین بیان نہیں فرمائے۔ اسکی وجوہات ہیں۔ جو اس مضمون سے تعلق نہیں رکھتیں۔ لیکن عورت کے فرائض کی نوعیت ایسی ہے۔ کہ اس میں کوتاہی سے انسانی نسل کے بگڑ جانے کا غالب احتمال ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے پردہ کے حکم کے ساتھ اس کے ماحول کے متعلق بھی احکام صادر فرما دیئے ہیں۔

عورت کا حیا کے اقتضا کو پورا کرنے کا نام پردہ ہے۔ عورت کا گھر میں قریباً سارا دن گزرتا ہے۔ اور سیر کے لئے یا اور کاموں کے لئے اسکو کچھ تھوڑے عرصہ کے لئے باہر بھی جانا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے گھر میں اور باہر پردہ کی پابندی کے متعلق قرآن مجید میں تفصیلی احکام بیان فرمائے ہیں۔ پردہ کا ماحول پیدا کرنے کے لئے اور پردہ کی روح اور احترام کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے گھروں میں آنے جانے پر بعض قیدیں لگائی ہیں۔ سورہ نور میں فرمایا۔

یاایھا الذین اٰمنوا لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا و تسلموا علیٰ اھلھا۔ ذالکم خیرلکم لعلکم تذکرون۔ فان لم تجدوا فیھا احداً فلاتدخلوھا حتیٰ یؤذن لکم وان قیل لکم ارجعوا۔ فارجعوا۔ ھو ازکیٰ لکم واللہ بما تعملون علیم۔ لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتاً غیر مسکونۃ۔ فیھا متاع لکم۔ واللہ یعلم ماتبدون وماتکتمون۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم۔ ویحفظوا فروجھم۔ ذالک ازکیٰ لھم۔ ان اللہ خبیر بما یصنعون۔ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔ ولا یبدین زینتھن۔ الاما ظھر منھا۔ ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن۔ ولا یبدین زینتھن الالبعولتھن۔ او اٰباء بعولتھن او ابناءھن۔ او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن۔ او بنی اخواتھن۔ او نساءھن او ماملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال۔ او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم مایخفین من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعاً۔ ایۃ المؤمنین لعلکم تفلحون۔

گھر میں پردہ کی پابندی کے ضمن میں مندرجہ بالا آیات میں ذیل کے بارہ احکام صادر فرمائے ہیں۔

(۱) دوسرے کے گھر میں اجازت حاصل کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو (۲) جب گھر میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے۔ تو داخل ہو کر السلام علیکم کہو۔ (۳) اگر گھر سے کوئی جواب نہ دے۔ تو اندر داخل نہ ہو۔ (۴) اگر کہا جائے واپس چلے جاؤ۔ تو واپس ہو جاؤ۔ (۵) ایسے گھروں میں جہاں سکونت نہیں۔ اور تمہارا مال وہاں پڑا ہے۔ داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (۶) مومن مردوں کو اپنی آنکھیں نیچی رکھنی چاہئیں۔ (۷) مومن عورتوں کو اپنی آنکھیں نیچی رکھنی چاہئیں۔ (۸) مومن مرد اور عورتوں کو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ (۹) مومن عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔ ہاں جو حصہ زینت کا نمایاں اور ظاہر ہے۔ اور اسکو چھپانا عملاً مشکل ہے۔ اس کے ظاہر رہنے میں کوئی گرفت نہیں۔ (۱۰) عورتوں کو اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں میں ڈال کر رکھنی چاہئیں۔ (۱۱) عورتوں کو اپنی زینت کے اظہار کے متعلق محتاط رہنا چاہیئے۔ البتہ خاوند۔ باپ۔ خسر۔ بیٹوں۔ سوتیلے بیٹوں بھائیوں۔ بھتیجوں۔ بھانجوں یا اپنی ملازموں یا ایسے مردوں جو عورتوں کے لئے رجحان نہ رکھتے ہوں۔ یا ایسے بچوں جو عورت کی طرف مائل ہونے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں۔ کی موجودگی میں اس پابندی میں ڈھیل ہے۔ (۱۲) چلتے وقت اپنے پاؤں اس طرح نہ رکھیں۔ کہ ان کے کسی زیور وغیرہ کی نمائش ہو۔

ان آیات میں گھروں میں آنے جانے اور گھروں میں عورتوں کے طریق تمدن کا تفصیلی بیان ہے۔ یہ احکام پردہ کی روح کا ایک مکمل جسم تیار کرتے ہیں۔ ان آیات میں گھر میں رہتے ہوئے عورتوں کو جس رنگ میں پردہ کے اجزاء پر التزام اختیار کرنا چاہیئے۔ ان کا بیان ہے۔ گھر سے باہر پردہ کا نشان نہیں۔ ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن کے حکم سے یہ پابندی لگائی۔ کہ عورتیں گھر میں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں میں ڈال کر رکھیں۔ چہرہ بے شک ننگا رہے۔ چہرہ کو ننگا رکھنے کی اجازت صرف مخصوص رشتہ داروں کے سامنے ہے۔ جن کا ذکر حکم ۱۱ میں ہے۔ غیر جب اجازت لے کر گھر میں آئیں۔ تو عورت کو ان کے سامنے چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت نہیں۔

ایک عام غلط فہمی پیدا ہو چکی ہے۔ کہ ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن میں گھر سے باہر کے پردہ کا حکم ہے۔ اس آیت کا مطلب چونکہ یہ ہے کہ عورتوں کو اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں میں ڈال کر رکھنی چاہئیں۔ جس سے چہرہ ننگا رہتا ہے۔ سو ایسے لوگوں کے نزدیک باہر عورتوں کے پردہ کرنے سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہ چہرہ کو ڈھانپیں۔ سو ننگے منہ باہر پھرنا پردہ کے حکم کے خلاف نہیں۔ نیز حکم ۹ میں لا یبدین زینتھن الاما ظھر منھا سے بھی وہ یہی مفہوم لیتے ہیں۔ کہ عورتیں اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔ سوائے اس کے کہ جو حصہ زینت کا ظاہر رہتا ہے۔ یعنی چہرہ۔ گویا کہ وہ گھر سے باہر ننگا چہرہ رکھ کر پھر سکتی ہیں۔ یہ غلطی ان آیات پر غور نہ کرنے کی وجہ سے لگی ہے۔

ان آیات میں شروع سے آخر تک گھر کے ماحول کا ذکر ہے۔ لازماً جو احکام ان آیات میں ہوں گے۔ وہ گھر کے اندر ہی تعلق رکھتے ہوں گے۔ لا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا۔ ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن حکم ۹ و ۱۰ سے پہلی آیات گھروں میں آنے جانے کے متعلق ہیں۔ اور بعد کی آیات بھی گھر کے لوگوں مثلاً خاوند۔ باپ۔ خسر وغیرہ اور ملازمین۔ بچے وغیرہ کے سامنے اظہار زینت کی اجازت کا ذکر ہے۔ عقلاً اور اصول کلام کے لحاظ سے لا یبدین زینتھن الاما ظھر منھا۔ ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن کے احکام بھی گھر کے اندر ہی کے متعلق ہیں۔ اگر ان احکام کو باہر کے پردہ کے متعلق سمجھا جائے۔ تو گویا باہر غیروں کے سامنے چہرہ ننگا رکھ کر پھرنے کی اجازت ہے۔ پھر جس زینت کے اظہار کی اجازت صرف خاوند۔ باپ خسر دیگر مذکور رشتہ داروں و دیگر مذکور لوگوں کے سامنے ہے۔ وہ کونسی ہے۔ چونکہ غیروں کے سامنے چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت ہے۔ اس لئے وہ زینت لازماً چہرہ کے علاوہ ہوگی۔ چہرہ کے علاوہ عورت کی کوئی زینت بھی ایسی نہیں۔ جس کا اظہار (خاوند کے سوائے باقی) کسی بھی رشتہ دار کے سامنے پسندیدہ ہو۔ اور اخلاقاً برا نہ ہو۔ یہ تو اسلامی احکام پردہ کے ساتھ تضحیک ہے کہ اسلام کے پردہ کے احکام سے پہلے عورتیں چہرہ کے علاوہ اپنی کسی زینت کا اظہار سوائے خاوند کے دیگر رشتہ داروں کے سامنے نہیں کیا کرتی تھیں۔ مگر اسلام نے غیروں کے سامنے بدستور چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت دے دی۔ اور مزید رعایت دی۔ کہ تم خاوند کے علاوہ باقی رشتہ داروں کے سامنے بھی چہرہ کے علاوہ باقی زینت کا اظہار کر سکتی ہو۔ اسلام جیسی شائستہ اور بلند تعلیم پر یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔

آیت کے ترجمہ سے واضح ہے۔ کہ اوڑھنیاں اوڑھ کر جو حصہ زینت کا ننگا رہ جائے۔ صرف مذکورہ رشتہ داروں کے سامنے اس کے اظہار کی اجازت ہے۔ غیروں پر نہیں۔ اور وہ زینت صرف چہرہ ہے۔ پس غیروں کے سامنے چہرہ ننگا رکھ کر جانے کی اجازت نہیں۔ بلکہ صرف مخصوص مذکورہ رشتہ داروں کے سامنے چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت دیکر گویا غیروں کے سامنے چہرہ ننگا رکھنے سے منع فرما دیا۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اوڑھنیاں اوڑھنے کا حکم اگر باہر کے پردہ کے متعلق ہے تو اگر کوئی عورت گھر سے باہر چہرہ کے علاوہ [illegible] دیگر رشتہ داروں پر زینت کا اظہار کرے گی۔ تو باہر کی باقی پبلک بھی دیکھ رہی ہوگی۔ دراصل یہ احکام گھر کے اندر کے متعلق ہیں۔ باہر کے پردہ کے احکام دوسری جگہ بیان ہوئے ہیں۔

ایک بڑی دلیل اس امر پر کہ الاما ظھر اور ولیضربن بخمرھن کے احکام گھر کے اندر سے تعلق رکھتے ہیں یہ ہے۔ کہ اگر ان احکام کو باہر کے متعلق سمجھا جائے۔ تو گویا عورت کو باہر چہرہ ننگا رکھ کر پھرنے کی اجازت ہے۔ مگر اس سے پردہ کے ایک دوسرے حکم کا تضاد ہو جائیگا۔ فرمایا۔ یدنین علیھن من جلابیبھن ذالک ادنیٰ ان یعرفن کہ عورتیں اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔ تا کہ وہ پہچانی جا سکیں۔ اور ایذا نہ دی جائیں۔ اگر سورہ نور کی آیات بھی باہر کے متعلق سمجھی جائیں۔ تو عورت کو گویا چہرہ ننگا رکھ کر باہر جانے کی اجازت ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا۔ کہ تم چادریں لٹکا لیا کرو۔ تا کہ تم پہچانی جا سکو۔ یہ حکم اس غرض سے دیا گیا۔ تا کہ ایک مسلمہ اور غیر مسلمہ عورت میں امتیاز ہو سکے۔ اگر مسلمان عورت کو بھی باہر چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت ہے۔ اور غیر مسلمہ عورتیں بھی چہرہ ننگا رکھ کر باہر پھرتی ہیں۔ تو پہچان کس طرح سے ہوگی۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ مسلمان عورتیں چادریں اس طرز پر لٹکائیں کہ ان میں اور غیر مسلمہ عورتوں میں امتیاز ہو جائے۔ اگر یہ کہا جائے کہ غیر مسلمہ پر چادر لینا فرض نہیں۔ مگر ایک مسلمان عورت پر چونکہ چادر لینا فرض ہے۔ تو جو عورت بھی چادر لیکر خواہ چہرہ ننگا رکھا جا رہی ہوگی۔ ہم اسکو مسلمان کہیں گے۔ تو گویا ایک بڑی چادر صرف اس غرض سے اوڑھنے کا حکم دیا۔ کہ ایک علامت مسلمان عورت کی ہو رہے۔ یہ غرض ایک معمولی چھوٹے سے کپڑے پر کوئی نشان مثلاً چاند یا ستارہ یا کسی [illegible] مخصوص علامت کے اوپر لگا کر لگنے سے پوری ہو سکتی تھی [illegible] بڑی چادر کے لٹکانے کا حکم بے معنی ہے نعوذ باللہ

(باقی)

امام مہدی علیہ السّلام کے دعوے کی تاریخ

ایک فروگذاشت کا ازالہ!

(از ملک فضل کریم خان صاحب لاہور)

سورۃ الفجر کی تفسیر کرتے ہوئے ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلا الہام وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ہوا اور یہ الہام آپ کو آپ کے والد کی وفات پر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے معنے ان کی وفات کے کئے۔ کیونکہ ان کی وفات رات کو ہوئی۔ مگر اس کے معنے صبح کے ستارے کے بھی ہوتے ہیں اور والد کی وفات کے وقت جب آپ کو فکر ہوئی کہ والد فوت ہو جائیں گے تو کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تم تو طارق ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ظاہر کرنے والے ہو۔ پس تمہارے والد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس دنیوی والد کی وفات کا تم کو کیا غم ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ الٓمٓرٰ کے ابجدی اعداد کو اگر فیج اعوج کے ہزار سال سے ملایا جائے اور پھر اس سارے حساب کو عیسوی بنانے کے لئے اس میں ۶۲۱ سال وہ جمع کئے جائیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے زمانہ تک سنہ عیسوی کے ... ملتے ہیں تو عین وہ سن عیسوی نکل آتا ہے جس میں فجر کا طلوع ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے اپنا دعویٰ پیش فرمایا۔ الٓمٓرٰ کے اعداد ۲۷۱ ہیں۔ اس میں دس صدیاں شامل کی جائیں تو ۱۲۷۱ بن جاتا ہے پھر ۱۲۷۱ میں ۶۲۱ سال پہلے شامل کئے جائیں ۱۸۹۲ بن جاتے ہیں۔ اب اس میں دو یا تین سال ہمیں بہر حال نکالنے پڑیں گے کیونکہ الٓمٓرٰ سورہ رعد میں آتا ہے جو مکی سورۃ ہے اور ہجرت سے دو تین سال پہلے نازل ہوئی تھی۔ اب اگر ۲ سال نکال دیں تو ۱۸۹۰ رہ جاتے ہیں اور یہ وہی سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا اگر تین سال نکال دیں تو سنہ ۱۸۸۹ء رہ جاتے ہیں اور یہ وہ سال ہے جس میں آپ نے لوگوں سے بیعت لی۔ اسی طرح اگر ہم ہجری سن کا حساب کریں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تین صدیوں کو لیالِ عشر میں شامل کریں تو یہ ۱۳۰۰ بن جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے قریب یعنی سنہ ۱۳۰۸ھ میں دعویٰ فرمایا ہے اور سات یا آٹھ ایسا چھوٹا عدد ہے کہ تیرہ صدیوں کے ذکر میں اس کو شمار ہی نہیں سمجھا جائے گا۔ . . . . . .

یہ کتنی زبردست پیشگوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طلوع فجر کی تاریخیں تک بتا دی گئیں اور سینکڑوں سال پہلے ان کا ذکر کر دیا گیا۔ اور پھر اس کے مصداق کو عین انہی تاریخوں میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا جو قرآن اور حدیث میں اس کے ظہور کے لئے مقرر کی گئی تھیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایسا عظیم الشان نشان ہے جس پر غور کرنے سے اس کی ہستی اور قدرت پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر شخص جو تعصب سے خالی ہو اسے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے۔"

(تفسیر کبیر صفحہ ۵۲۶ جلد ششم جزو چہارم نصف اوّل)

اخبار الفضل نمبر ۱۷۲ جلد ۳ مجریہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۴۹ء میں یہ ثابت کرتے ہوئے کہ امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ چودھویں صدی ہجری میں ہے۔ میں نے لکھا تھا کہ سورۃ العصر کے اعداد پر غور کرنے سے مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور سنہ ۱۳۰۹ھ میں ثابت ہوتا ہے اس کے متعلق ہمارے محترم بھائی میاں عبد الحمید صاحب آشفتہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۹۳-۹۴ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ناظرین اور دیگر حق کے متلاشی احباب کے لئے حضور کی اصل عبارت درج کئے دیتا ہوں تا وہ دیکھیں کہ کس طرح اس ارحم الراحمین نے پہلے سے امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا تعین کر رکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چنانچہ منجملہ ان اشارات قرآن کے ایک یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد تک جو عہد نبوت ہے یعنی ۲۳ برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداء دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہے۔ . . . . .

اس حساب کی رو سے میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سنہ ۱۲۵۰ھ میں ہوئی اور ۱۲۵۰ میں چھ ہزار سال میں سے گیارہ سال باقی رہتے تھے۔ اس حساب ۲ سے سنہ ۱۲۶۱ھ میں چھ ہزار سال پورے ہوئے اور بمطابق سنہ ۱۳۶۸ھ ساتویں ہزار سال میں سے ۱۰۷ برس گذر چکے ہیں۔

اس حوالے سے ثابت ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲۶۲ھ سے ساتویں ہزار سال کا آغاز ہوتا ہے یہی صحیح ہے۔ جو احباب کہ امام مہدی کے زمانہ کے متعلق یہ مضامین پڑھتے ہیں وہ اس حدیث پر غور کریں۔ جس میں ممبر کے سات درجہ کو جو رویا میں دیکھا گیا دنیا کا سات ہزار برس قرار دیا ہے۔ اور خوب غور کریں کہ کیا یہ زمانہ اس حدیث کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ضروری ہے یا نہیں۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

جامعہ احمدیہ میں دعوت کی ایک تقریب

(از محمد شفیع صاحب اشرف سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمد نگر)

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے طلبہ جامعہ احمدیہ نے پنجاب یونیورسٹی سے امتحان مولوی فاضل میں نمایاں اور شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ جامعہ کی طرف سے ۲۷ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے تھے جن میں سے ۲۴ کامیاب ہوئے اور جامعہ کی ہی وساطت سے پرائیویٹ طور پر شامل ہونے والے احمدی طلبہ کی تعداد ۱۳ تھی۔ جن میں ۹ کامیاب ہوئے۔ یہ کامیابی یونیورسٹی کے مقابلہ میں نہایت نمایاں اور خوشکن تھی۔

مسرت اور خوشی کی اس تقریب پر جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں علاوہ کامیاب ہونے والے طلبہ اور اساتذہ جامعہ کے سلسلہ کے متعدد بزرگوں نے بھی شمولیت فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تقریب کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی اس حیثیت اور اہمیت کا بھی ذکر کیا جو جماعت احمدیہ کے تبلیغی مقاصد کے پیش نظر ان ہر دو اداروں کو حاصل ہے۔ آپ نے کہا دراصل یہی وہ طریق ہے جس سے براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کیا جا رہا ہے۔ مختصراً آپ نے ان ہنگامی اور اقتصادی مشکلات کا بھی ذکر کیا جن کی موجودگی میں طلبہ جامعہ کی یہ کامیابی اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ آپ کے بعد مکرم اختر صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت نے تقریر فرماتے ہوئے طلباء کی اس شاندار کامیابی پر جناب مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ اساتذہ جامعہ اور طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات پر ہے کہ طلبہ جامعہ نے نہایت بے سرو سامانی اور ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بھی نہایت انہماک اور محنت سے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے۔ ان کے لئے اور رہائش کا اچھا انتظام ہو سکا تھا۔ نہ انہیں کتب تمام تر مہیا ہو سکی تھیں۔ نہ ہی انہیں تیاری کا اتنا وقت ملا تھا۔ اسی طرح اساتذہ کے لئے بھی کام کا انتظام ناقص اور غیر تسلی بخش ہے۔ ان پریشانیوں اور ان مشکلات میں جامعہ کے نتیجہ کا اتنا اچھا ہونا طلبہ کے شوق اساتذہ کی محنت اور انہماک کا ثبوت ہے۔

جناب مولینا جلال الدین صاحب شمس نائب ناظر اعلیٰ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہمارے طالب علموں کی یہ کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت نمایاں ہے اور جامعہ احمدیہ اور جماعت کے دیگر دوستوں کے لئے نہایت خوشی کا مقام ہے۔ آپ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ تمام تر مشکلات کے باوجود طلبہ اور اساتذہ نے نہایت محنت اور شوق سے کام کیا ہے۔ طلبہ کی تعلیم پر ان کی پانچ ماہ تک عسکری تربیت کے دوران میں خاصا اثر پڑا تھا۔ اور اسی طرح کی مشکلات حائل تھیں۔ لیکن ان حالات کے باوجود طلبہ کا یوں کامیاب ہونا واقعی نہایت خوشکن ہے اور میں اس سلسلہ میں جناب مولانا ابو العطاء صاحب جامعہ کے دیگر اساتذہ اور طلبہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا محض مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کر لینا جماعت کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب تک کہ ہمارے جامعہ کے کسی طالب علم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب عمدہ طور پر نہ یاد ہوں اور قرآن شریف کو عبور نہ ہو ... آپ نے ... پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے طلبہ کو مبارکباد دی اور توقع ظاہر کی کہ جامعہ آئندہ بھی اپنی ان روایات کو برقرار رکھے گا۔ اور جامعہ کے طلبا کبھی بھی اپنی اس ذمہ داری کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں گے جو جماعت کی طرف سے بحیثیت ایک طالب علم اور ہونے والے مبلغ کے ان پر عائد ہوتی ہے۔

تقریب کے بعد آپ نے دعا کروائی اور اس طرح یہ خوشکن تقریب ختم ہوئی۔

مشرقی پاکستان

لوگوں کے لئے غذا

مشرقی بنگال کے تقریباً ۸۰ فی صدی رقبہ میں کاشت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہاں غلہ کی قلت ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ فی ایکڑ پیداوار کم ہے ہسپانیہ میں فی ایکڑ پیداوار ۱۷ من مصر میں ۲۳ من اور جاپان میں ۲۴ من ہے۔ اور ان ممالک کے مقابلہ میں مشرقی بنگال کی فی ایکڑ پیداوار صرف ۱۲½ من ہے۔ حکومت اس مسئلہ کی طرف پوری توجہ کر رہی ہے اور پیداوار بڑھانے کے لئے تدابیر کر رہی ہے پیداوار بڑھ جانے کے بعد صوبہ کا غذائی مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جائے گا۔ اس مسئلہ میں ۱۱۵ اسکیموں پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے، جن کا مجموعی خرچ ۲۴۲۰۰۰۰ روپیہ ہے۔ ان سکیموں کے تحت تقریباً ۲۱۸۰۰۰ ایکڑ زمین کاشت ہو رہی ہے اور توقع ہے کہ اس رقبہ میں تقریباً ۲۰۰۰۰۰ ٹن مزید غلہ پیدا ہو گا۔ صوبائی حکومت نے ایک ۵ سال کی اسکیم بھی مرتب کی ہے اس پر پندرہ کروڑ روپیہ صرف ہو گا۔ اور اب یہ سکیم مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دی گئی ہے صوبائی حکومت کو اس اسکیم کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے قرضہ ملنے کی توقع ہے۔

زراعتی اصلاحات

آزادی کے دوسرے سال کی تکمیل پر مشرقی پاکستان کے کاشتکاروں کے لئے — جن کی تعداد مجموعی آبادی میں ۸۵ فیصدی ہے — اس امر کی زبردست توقع پیدا ہو گئی ہے کہ صوبائی حکومت کی مختلف زرعتی اصلاحات اور قوانین کی وجہ سے ان کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ بعض قوانین صوبائی مجلس قانون ساز منظور کر چکی ہے اور ایک اہم ترین قانون یعنی اسٹیٹ اکوئزیشن بل (زمینوں پر حکومت کے قبضہ کا مسودہ قانون) جس کی رو سے زمینداری کا انتظام ختم کر دیا جائے گا عنقریب منظور ہونے والا ہے

لوگوں کی صحت

حکومت دیہاتی آبادی کی طرف برابر توجہ کر رہی ہے۔ لاکھوں دیہاتیوں کی صحت کے لئے — جن پر صوبہ کی اقتصادی نظام کا دارو مدار ہے — خاص انتظامات کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ ان کی صحت کی حفاظت کے لئے ایک جامع اسکیم مرتب کی گئی ہے۔ اسکے نفاذ کے بعد مشرقی بنگال میں دیہاتیوں کی صحت کے تحفظ کی نہایت منظم سروس قائم ہو جائے گی۔ اور اسکے تحت صوبہ کے دور دراز گوشوں میں بسنے والے دیہاتی بھی بآسانی طبی امداد حاصل کر سکیں گے

صوبائی پبلک ہیلتھ اینڈ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ اس وقت جو اسکیم نافذ کر رہا ہے۔ اس کے تحت ہر دو یونینوں کے لئے ایک ڈسپنسری قائم کی جائے گی جس میں ضروری سامان موجود ہو گا موجودہ ڈسپنسریاں ان کے علاوہ ہیں۔

ان ڈسپنسریوں میں سے ہر ایک میں فوری توجہ کے قابل مریضوں کے علاج کے لئے چار بستر مہیا کئے جائیں گے اور ان کا انتظام ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ہاتھ میں ہو گا۔

اس اسکیم کے تحت جو ۳۰۰ صحتی مرکز اور یونین "شفاخانہ کی ڈسپنسریاں" قائم کی گئی ہیں ان پر حکومت کی نگرانی اور کنٹرول ہو گا۔ اس کے علاوہ "صدر" اور سب ڈویژن کے ہسپتالوں پر جو پبلک باڈیز کے تحت تھیں۔ صوبائی حکومت کا کنٹرول قائم کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں معیاری بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے

تعلیمی ترقی

حکومت مشرقی بنگال کے محکمہ تعلیم نے ایک ایک اعلیٰ اختیارات والی کمیٹی "مشرقی بنگال کے تعلیمی نظام کے مجلس تنظیم جدید" کے نام سے قائم کی ہے تاکہ وہ تعلیمی نظام کی تنظیم جدید کے طریقے معلوم کرے، اور حکومت کو جلد سے جلد مشورہ دے۔ ان انتظامات کے ساتھ ساتھ موجودہ تعلیمی نظام بھی جاری ہے تاکہ تعلیم میں کوئی بدنظمی واقع نہ ہونے پائے۔ اقلیتوں کے لئے جداگانہ مناسب تعلیمی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ مجلس تنظیم جدید دوسرے امور کے علاوہ اس امر کے متعلق بھی تجاویز پیش کرے گی کہ آیا تعلیم نسواں کے موجودہ انتظام میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے؟ بنگالی زبان کو جس کے ذریعہ صوبہ میں تعلیم دی جائے گی۔ معیاری بنانے کا کام ایک دوسری اعلیٰ اختیارات والی کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔ جس کا نام "مشرقی بنگال کی لسانی کمیٹی" ہے اور حکومت نے اس کمیٹی سے اس کی سفارشات جلد طلب کی ہیں۔

ڈھاکہ یونیورسٹی

ڈھاکہ یونیورسٹی کو ترقی دینے کے سلسلہ میں ایسی بہت سی اسکیمیں زیر غور ہیں۔ جن پر کثیر رقوم صرف کرنی ہوں گی۔ اس کے علاوہ حکومت مشرقی بنگال نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو یونیورسٹی کی مالی حالت کی تحقیق کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

لڑکیوں کا ایڈن انٹرمیڈیٹ کالج، ڈھاکہ انٹرمیڈیٹ کالج اور جگن ناتھ کالج اول درجہ کے کالج بنا دیئے گئے ہیں۔ پچھلے سال میمن سنگھ میں پرائمری ٹیچروں کا جو تربیتی کالج کھولا گیا تھا وہ عمدگی سے کام کر رہا ہے

حکومت نے مشرقی بنگال کا تعلیمی آرڈیننس نافذ کر کے قدیم مدرسوں (Old Madrasa) کا نظم و نسق ڈھاکہ یونیورسٹی سے لے کر مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کو دیدیا ہے۔ یہ بورڈ غیر منقسم بنگال کے مرکزی مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے طرز پر قائم کیا گیا ہے۔ قدیم مدرسہ (Old Madrasa) کا نصاب تعلیم عارضی طریقہ سے غیر منقسم بنگال کی مدرسہ نصاب کمیٹی کے مطابق رکھا گیا ہے۔

ڈھاکہ میں ایک "فنون لطیفہ کا ادارہ" بھی قائم کیا گیا ہے۔

وصایا

وصایا مسطورہ ذیل سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۱۸۲۶ میں صوفی محمد صدیق ولد میاں اللہ دتہ یا صاحب عمر ۲۵ سال ساکن مدرسہ چٹھہ حال کھوجیانوالہ ڈاکخانہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اور منقولہ جائداد حسب ذیل ہے ایک عدد سائیکل قیمتی ۴۰ روپیہ نقدی ۴۰ روپیہ کل رقم منقولہ -/۸۰ روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمد تقریباً -/۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں کمی و بیشی کی صورت میں باقاعدہ حساب رکھا جائیگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ دیگر امور جو میرے متعلق ہوں۔ میں انشاء اللہ پابند ہوں گا۔ العبد:- صوفی محمد صدیق ولد میاں اللہ دتہ یا صاحب ساکن مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ رسول نگر۔ گواہ شد:- علی محمد احمدی ولد میاں محمد الدین کھوجیانوالہ ڈاکخانہ رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- علی محمد بوٹ ساز احمدی رسول نگر ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گوجرانوالہ۔

وصیت نمبر ۱۱۸۳۲ میں ظہور الدین احمد خان ولد حاجی غلام احمد خاں مرحوم عمر ۲۳ سال ساکن چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۱۲/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ مشرقی پنجاب والی اراضی میرے حصہ میں ۲۳ ایکڑ واقع موضع کریام تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر میں آتی تھی اگر اراضی مذکورہ مذکورہ بالا مجھے واپس ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

میرا گزارہ سالانہ آمدنی پر ہے جو کہ مبلغ دو سو روپیہ ہے۔ آمدنی غیر معین ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی و بیشی کے مطابق ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

العبد:- ظہور الدین احمد خاں۔ گواہ شد چوہدری مہر خاں صاحب ولد چوہدری مراد بخش صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائلپور

گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۲۷۵ میں عبدالحکیم ولد شیخ فضل دین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال حال اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۹/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے والد صاحب بفضلہ حیات ہیں۔ اسلئے میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ کاروبار تجارت پر مشترکہ ہے۔ چونکہ میرا کوئی اور بھائی نہیں ہے اور نہ ہی بہن ہے۔ اسلئے والد صاحب کے تاحیات میں سرمایہ تجارت اور آمد میں نصف کا حقدار ہوں اس وقت ہمارا کل سرمایہ بصورت پارچہ جات مبلغ ۱۵۰۰ پندرہ صد ہے جس میں مبلغ -/۷۵۰ روپے کا میں مالک ہوں۔ اسکے علاوہ ماہوار آمد دکان ۱۰۰/- ایک سو روپیہ ماہوار ہے۔ جس میں سے میں نصف یعنی -/۵۰ روپے کا حقدار ہوں۔ لہٰذا میری حالیہ جائداد -/۷۵۰ روپے اور ماہوار آمد -/۵۰ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمد کی کمی و بیشی کی کے مطابق حصہ آمد کم و بیش تاحیات ادا کرتا رہوں گا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

۱/۱۰ حصہ میری کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد کے طور پر ادا کردوں۔ تو وہ رقم بطور وفات کل جائداد میں سے منہا کی جائیگی کوئی اقتضا مشترک نہیں ہے۔ العبد:۔ خاکسار عبدالحکیم بقلم خود تحریر کنندہ لعل محمد ولد دین محمد احمدی سکنہ حال اوکاڑہ۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد شریف ولد شیخ رحمت اللہ صاحب کلاتھ مرچنٹس منڈی آباد اوکاڑہ گواہ شد:۔ متصل الدین بقلم خود ولد شیخ علی محمد صاحب بیل بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۲۴/۸

وصیت نمبر ۱۱۲۴۶ میں سیدہ تنویر الاسلام بیگم بنت صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب عمر ۲۲ سال ساکن خیابان حال رتن باغ لاہور حلقہ پٹیالہ ہاؤس بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل زیور میرے پاس ہے۔

(۱)	کڑی ایک تولہ قیمتی	۱۰۰/۰/۰
(۲)	کڑے ۴ تولہ	۴۰۰/۰/۰
(۳)	گلوبند ۵ تولہ	۵۰۰/۰/۰
(۴)	بندے دو جوڑی	۵۰۰/۰/۰
(۵)	انگوٹھیاں ۴½ تولے	۴۵۰/۰/۰
		۱۹۵۰/۰/۰
	حق مہر۔ قابل وصول	۱۱۰۰/۰/۰
	کل رقم	۳۰۵۰/۰/۰

میں اس زیور اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر میری کوئی جائداد اور منقولہ اور غیر منقولہ ثابت ہوئی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز اسوقت مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

الامتہ:۔ سیدہ تنویر الاسلام رتن باغ لاہور گواہ شد:۔ مرزا حفیظ احمد خاوند موصیہ و پسر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد آف قادیان

وصیت نمبر ۱۲۲۹۵ میں بدر حمیدہ اختر بنت حاجی خدا بخش صاحب قوم سیار پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال ساکن میانوالی ڈاکخانہ کھوکھر والی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(زیورات طلائی) ایک کنٹھی کانٹے ایک عدد انگوٹھی کلپ
۲ تولہ ۷ ماشہ ۵ ماشہ ٹیکو لہ

قیمتی -/۵۰۰ روپیہ کل وزن ۵ تولے۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ مبلغ -/۱۰۰ روپیہ میرے پاس موجود ہے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کردوں تو وہ اس سے منہا سمجھی جائیگی۔ الامتہ بدر حمیدہ اختر گواہ شد:۔ ہدایت اللہ خاں خاوند موصیہ گواہ شد:۔ مسعود احمد واقف زندگی دفتر پرائیوٹ سیکرٹری برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی۔

وصیت نمبر ۱۱۸۸۸ میں مبارک احمد ولد چوہدری مرزا خاں صاحب قوم جٹ تارڑ عمر ۲۳ سال ساکن چک ۸۶ شمالی ڈاکخانہ سرگودہا ضلع سرگودہا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں اسوقت مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۶۰ روپے ششماہی بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میرے مرنے کے بعد جسقدر جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ مبارک احمد ولد چوہدری مرزا خاں چک ۸۶ سرگودہا۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ چوہدری ماسٹر غلام احمد مدرس سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری مرزا خاں صاحب موصی والد موصی ساکن چک ۸۶ ضلع سرگودہا۔

وصیت نمبر ۱۱۲۰۷ میں مشتاق احمد ولد دوست محمد صاحب عمر ۱۸ سال سکونت شہر سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میں نے حال ہی میں معمولی تجارت شروع کی ہے۔ جس سے اندازاً -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور سالانہ حساب کے بعد اصل نفع نقصان کا پتہ لگنے پر کمی پوری کردوں گا۔ انشاء اللہ

اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ مشتاق احمد بقلم خود معرفت خواجہ ادریس غلہ منڈی سرگودہا۔ گواہ شد:۔ غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا۔ گواہ شد:۔ شجاعت علی انسپکٹر بیت المال موصی ۲۷۴۷

گواہ شد:۔ بشیر احمد بقلم خود برادر حقیقی۔

وصیت نمبر ۱۱۵۷۰ میں آمنہ بی بی زوجہ چوہدری نذر محمد صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چوڑ دالی چک ۲۲ ڈاکخانہ مومن خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۶۰۰ روپیہ جو کہ خاوند کے ذمہ ہے۔ برتن ۳ عدد قیمتی -/۱۰ روپے کل میزان -/۶۱۰ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اسقدر رقم وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ آمنہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا چوہدری نذر محمد صاحب موصی خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۴۸۴ میں پیر شریف احمد ولد مولوی احمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال ساکن سرگودہا آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت سوائے ماہوار تنخواہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۱۰۰/۹/۰ روپے ملتی ہے میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں یعنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ پیر شریف احمد بقلم خود بلاک نمبر ۳ سرگودہا گواہ شد:۔ محمود احمد بقلم خود وودو میڈیکل سٹور بلاک نمبر ۱۲ سرگودہا۔ گواہ شد حافظ مسعود احمد سرگودھا وودو میڈیکل سٹور بلاک نمبر ۲ ۱۲/۸/۴۹

وصیت نمبر ۱۱۰۵۲ میں میر احمد ولد چوہدری صدر دین صاحب سکنہ سٹھیالی حال سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ بریں وجہ موضع سٹھیالی ضلع گورداسپور کی منقولہ وغیر منقولہ جائداد جو ہندوستان چھوڑی ہے ان کے نام ہے۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارا میری آمد پر ہے۔ جو تقریباً پندرہ روپے ماہوار ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ میر احمد ولد صدر الدین مذکور موصی گواہ شد:۔ محمد ابراہیم صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ سلانوالی سرگودہا۔ گواہ شد:۔ فضل الدین صاحب ولد میر احمدی حال سلانوالی بازار منڈی ضلع سرگودھا

درخواست دعا

میرا بچہ عزیز عبدالحفیظ بعارضہ ٹائیفائڈ قریباً دس روز سے بیمار ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ بچے کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے خاص دعا فرمائیں۔

(ملک عبدالوحید سلیم گورنمنٹ پورجی کوارٹرز لائلپور)

پتہ مطلوب ہے:۔ جمعدار علم الدین صاحب پنشنر سکنہ تلونڈی ادیال ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر شام چوراسی ضلع جالندھر جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے خاکسار کو مطلع کریں۔ خاکسار شام چوراسی کے کسی احمدی

اگر ہم قائداعظم کی طرح مضبوطی سے ڈٹے رہے

تو ہمارے لئے کسی قسم کا خطرہ نہیں (وزیراعظم پاکستان)

کراچی ۱۲ ستمبر۔ آج کراچی میں قائداعظم محمد علی جناح کے مزار کے قریب ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر خان لیاقت علی خان نے اس بات پر زور دیا کہ ہم اپنے اندر وہی خوبیاں پیدا کریں۔ جن کی بدولت ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا۔

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے فرمایا۔ قائداعظم کو ہم جو سب سے بڑا خراج عقیدت پیش کر سکتے ہیں یہ ہے کہ ہم پاکستان کی ترقی و استحکام کے لئے انتہائی بے غرضی اور جوش و خروش سے کام کریں۔ آنریبل ڈاکٹر خان لیاقت علی خان نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ہم جب تک پورے طور پر متحد اور منظم ہوں گے۔ ہم استحکام و ترقی پاکستان کے سلسلے میں اپنا فریضہ انجام نہ دے سکیں گے۔ ہمیں یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ کمیونزم اور کیپٹلزم (سرمایہ داری) سے قطع نظر ایک تیسرا نظریہ اسلام ازم بھی ہے اور الذکر دونوں نظریوں سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔

وزیراعظم پاکستان نے مزید فرمایا۔ ابھی پاکستان کچھ مشکلات سے دوچار ہے۔ ابھی قضیہ کشمیر کا حل ہونا ابھی باقی ہے۔ پاکستان کی دوستانہ روش کے باوجود افغانستان اپنی غیر معقول روش پر قائم ہے۔ ان مشکلات کے لئے ہمیں برابر کام کرنا ہے۔ جس کے لئے عزم صمیم کی ضرورت ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے ان لوگوں کا ذکر کیا۔ جو پاکستان کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ آپ نے خبردار کیا۔ کہ اگر ان لوگوں نے اپنی مخالفانہ سرگرمیاں ترک نہ کیں۔ تو پھر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے گا۔ آپ نے اعلان فرمایا۔ حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے کو میں قومی غدار سمجھتا ہوں۔

میری یہ خواہش ہے۔ کہ پاکستان بھی ایک دن عظیم ترین طاقت بن جائے۔ جس طرح ایک زمانہ میں یہ کہا جاتا تھا۔ کہ ہندوستان میں صرف دو طاقتیں کانگرس اور برطانیہ ہی نہیں۔ بلکہ تیسری طاقت مسلم لیگ ہے۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکیں گے کہ دنیا میں صرف کمیونزم اور کیپیٹل ازم ہی نہیں بلکہ تیسری طاقت اسلام ازم بھی موجود ہے۔ مگر ایسی عظمت اور شان کے حصول کے لئے دن رات کام کرنے کی ضرورت ہے۔ قوم نے پاکستان خون سے حاصل کیا ہے۔ اب دنیا کی تیسری طاقت بننے کے لئے اپنا پسینہ بہانا پڑے گا۔ اور دن رات بہانا پڑے گا۔ جب تک ہم اس کے لئے تیار نہ ہوں گے ہم وہ پوزیشن حاصل نہ کر سکیں گے۔

ہر پاکستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ پاکستان کے استحکام و ترقی کے لئے کوشش کرے۔ ان کی یاد کو تازہ رکھیے۔ آپ نے قائداعظم کے بلند اوصاف کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان کے بلند کیریکٹر نے دوست دشمن سے برابر خراج تحسین حاصل کیا۔ یہاں تک کہ خود دشمن پریس نے ان کے کارناموں کا اعتراف کیا۔ پاکستان کا قیام آپ کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔

ہندوستانی کپڑے کے بائیکاٹ کی مہم

کراچی ۱۲ ستمبر۔ کپڑا درآمد کرنے والوں اور تھوک فروش تاجروں کی انجمن کی مجلس عمل نے ہندوستانی کپڑے کی بائیکاٹ کی ملک گیر تحریک کی اسکیم تیار کرنے کے لئے ۵ افراد پر مشتمل جو سب کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے سفارش کی ہے۔ کہ پاکستان کے تمام صوبوں اور ریاستوں میں وفود بھیجے جائیں۔ اور تحریک چلانے کے لئے کافی روپیہ جمع کیا جائے۔

کمیٹی نے پبلسٹی اور اطلاعات کا ایک ڈائریکٹوریٹ مالیات کا ایک ڈائریکٹوریٹ اور قیمتوں کنٹرول کرنے والا ایک بورڈ قائم کرنے کی سفارش کی ہے۔

اس کے علاوہ کمیٹی نے پاکستان کے تمام صوبوں میں ارتباطی دفاتر قائم کرنے کی بھی سفارش کی ہے تاکہ پاکستان بھر میں ایک زبردست مہم چلائی جا سکے۔

سب کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے کپڑے کے تاجروں کی کونسل کے روز جلسہ ہو رہا ہے (دھار)

وزیراعظم ہندوستان کی حیرت پر

امریکہ اور برطانیہ کے تاثرات

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ کشمیر کے جھگڑے کو ثالثی ذریعہ حل کرنے کے سلسلے میں امریکہ کے صدر اور برطانیہ کے وزیراعظم نے جو اپیل کی تھی۔ اس پر وزیراعظم ہندوستان نے جس استعجاب کا اظہار کیا ہے۔ اس کے متعلق امریکی اور برطانوی سفارتخانوں کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

دوسری طرف الہ آباد میں پنڈت نہرو کی الہ آباد والی تقریر سے اتفاق کرتے ہوئے سرکاری حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جب معاملہ سلامتی کونسل میں ہو۔ اور یکدم ثالثی کی تجویز پیش کر دی جائے۔ اگر اس پر ہندوستان استعجاب کا اظہار نہ کرے تو کیا کرے۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ مختلف سیاسی جماعتوں اور مذہبی جماعتوں کے لیڈروں نے ہندوستان کے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ ملک میں اناج کی کمی کو پورا کرنے کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ ہفتے میں ایک وقت کا کھانا ترک کر دیا جائے۔ اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عنقریب ایک زبردست قومی مہم شروع کر دی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں گاندھی جی نے یہی تجویز پیش کی تھی۔

اگر کامیابی چاہتے ہو تو قائداعظم کے نقش قدم پر چلکر اتحاد کو بہرصورت قائم رکھو

قائداعظم کی پہلی برسی پر سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب کا لاہور میں خطاب

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۲ ستمبر۔ قائداعظم کی پہلی برسی کے موقعہ پر یونیورسٹی گراؤنڈ کے ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر نے فرمایا۔ اس وقت جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ اتحاد ہے۔ قائداعظم کا عظیم ترین کارنامہ یہ تھا۔ کہ آپ نے ایک منتشر ہجوم کو ایک منظم قوم بنایا۔ اور پھر اس قوم کو وہ مملکت حاصل کر کے دی۔ جو آج دنیا کی پانچویں بڑی سلطنت ہے۔ آپ نے تمام منتشر عناصر کو اکٹھا کیا۔ ان میں اتحاد کی روح پھونکی۔ اور جو کچھ بھی اس اتحاد کی راہ میں ایک دشمن ہو گیا۔ آپ نے پھر خود اسے نکالا۔ اگر کوئی نکلا تو وہ اپنی شومئی قسمت سے آپ ہی علیحدہ ہو گیا۔ پس قائداعظم کا عمل ہمارے سامنے ہے۔ اگر آج ہم بھی قائداعظم کے بتائے ہوئے نسخے پر عمل کریں تو دشمن ہمیں مٹانے کے لئے کتنی ہی سازشیں اور منصوبے کیوں نہ باندھے کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور بالآخر ہم ہی کامیاب و کامران ہوں گے۔

قائداعظم کے کارناموں کا بالتفصیل تذکرہ کرنے کے بعد آپ نے نصیحت فرمائی کہ زندگی ایک مجاہدہ ہے استحقاق کر آپ ایسے حالات پیدا کریں گے۔ کہ جس سے آپ کی اہلیت ثابت ہو جائے۔ تو پھر آپ سے بڑھ کر اور کوئی خوش قسمت نہ ہوگا۔ قائداعظم نے ایک بہت بڑی امانت ہمیں سونپی ہے۔ یاد رکھئے پاکستان کے ساتھ آج ہمارا ہی نہیں بلکہ اس سب سے بڑی اسلامی مملکت کے ساتھ تمام عالم اسلام کا مستقبل وابستہ ہے۔ اگر خدانخواستہ ہم نااہل ثابت ہوئے۔ تو پھر فاکم بدہن پاکستان ہی نہیں بلکہ سارا عالم اسلام ایک عام تباہی کے چکر میں آ جائے گا۔

قائداعظم کی کامیابی کا راز بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ قائداعظم نے چھوٹی چھوٹی باتوں کی کبھی پرواہ نہ کی۔ اگر وہ معمولی معمولی باتوں کے پیچھے پڑے رہتے۔ تو انہیں یہ محیر العقول کامیابی نصیب نہ ہوتی۔ اس دور انسوس کا مقام ہے۔ کہ آج جب کہ قائداعظم ہم میں موجود نہیں ہیں۔ تو ہم ان کا بتایا ہوا سبق بھول گئے ہیں۔ اور نہایت بے حقیقت باتوں میں الجھ رہے ہیں۔ سوائے اس کے ہمیں اور کوئی کام نہیں ہے۔ کہ فلاں صدر کیوں بنا۔ اور فلاں کیوں نا ہوا۔ یاد رکھو جو قوم بنیادی امور کو بھلا بیٹھتی ہے۔ وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ بہرحال یہ نہیں ہونا چاہیئے جو لوگ تو تمہیں فنا کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں اور تم چھوٹے چھوٹے معاملات میں الجھتے ہو۔ تم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر پاکستان نہ رہا تو پھر یہ بے حقیقت باتیں جن کے پیچھے تم مرے جاتے ہیں کہاں ہوں گی۔ صبر اور تحمل سے کام لو۔ وقت کی نبضیں پہچانو۔ صوبے میں جمہوری حکومت آج نہیں تو کل قائم ہو جائے گی۔ اگر تم کو نہ ملی تو تمہاری اولادوں کو ملے گی۔ خود اپنے پر اور عالم اسلام پر رحم کرو۔ تا ایسا نہ ہو کہ تمہارا حشر بنی اسرائیل کی طرح ہو۔ اور جب آئندہ زمانے کا مورخ قلم اٹھائے۔ تو یہ لکھنے پر مجبور ہو۔ کہ اس سرزمین میں ایک وہ مرد مومن پیدا ہوا جو مخالف حالات میں اٹھا۔ ہر دشمن سے بے تیغ و تفنگ لڑا۔ اور جس نے محض اپنی بازوؤں کی بدولت اپنی قوم کو ایک زبردست مملکت کا مالک بنا دیا۔ لیکن اس کی قوم کے افراد ایسے نااہل ثابت ہوئے۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ کر رہ گئے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو تباہ کر بیٹھے۔

اس عظیم الشان جلسے میں جو قائداعظم کی برسی منانے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ ہزارہا افراد نے شریک ہو کر قائداعظم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ صدارت کے فرائض ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر نے سرانجام دیئے۔

شاہ عبداللہ بذریعہ ہوائی جہاز واپس ہوں گے

لندن ۱۲ ستمبر۔ اردن کے شاہ عبداللہ اس وقت ہسپانوی حکومت کے مہمان کی حیثیت سے میڈرڈ میں ہیں۔ وہ اپنے دورہ کے آخر میں بری اور بحری راستہ سے واپس آنے والے تھے۔ لیکن اب امکان ہے کہ میڈرڈ سے بذریعہ ہوائی جہاز اردن واپس جائیں گے۔

کل رات یہاں اردن کے حلقوں کو معلوم ہوا کہ شاہ عبداللہ ایک خاص قسم کے ہوائی جہاز میں سفر کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا صرف ایک ہی نمونہ ہے۔ اور وہ اس وقت ہسپانیہ میں ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس پرواز کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ (دستار)

بغداد میڈیکل اسکول

لندن ۱۲ ستمبر۔ برطانیہ کے مشہور ماہر طب لارڈ مورن نے حال ہی میں عراق کی طبی تربیت کا مطالعہ کرنے کے لئے عراق کا دورہ کیا تھا۔ انہوں نے رعایائی ڈاکٹروں کا امتحان لینے والے بورڈ کے شاہی کالج کو اطلاع دی ہے کہ بغداد طبی لحاظ سے بہت ترقی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ترقی ایک یونیورسٹی نہ ہونے کی وجہ سے رکی ہوئی ہے۔ اور صحیح قسم کے طالب علموں کے حصول کی دشواری بھی اس راہ میں حائل ہے۔

لارڈ مورن کا اندازہ ہے۔ کہ اگر ۳ ہزار مریضوں کے لئے ایک ڈاکٹر کا معیار پورا کرنا ہے۔ تو عراق میں مزید ایک ہزار ڈاکٹروں کی ضرورت ہوگی انہوں نے سفارش کی ہے۔ کہ برطانوی رائل کالج ایک سال کی آزمائشی مدت کے لئے بغداد کے میڈیکل اسکول کو تسلیم کر لے۔